گھناؤنا بنا کر رکھ دیا ہے ۔ اب گنگا اور جمنا کا پانی بھی اسے صاف نہیں کر سکتا (ص ۲۵)۔ اور جنس انسانی کے ساتھ جو زیادتیاں بھارت میں رکھی جاتی ہیں وہ شاید دنیا میں اور کہیں نہ پائی جاتی ہوں (ص ۲۲)۔ علی گیلانی کو تشویش ہے کہ "بھارت کا سماج اخلاقی اور انسانی قدروں کے لحاظ سے بڑی تیزی سے روبہ زوال ہے"۔

"روداد قفس" کا یہ حصہ بھی ، پہلے حصے کی طرح سادہ و صاف نثر میں لکھا گیا ہے ۔ علی گیلانی کا اسلوب ان کے شعری و ادبی ذوق کا آئینہ دار اور وسیع تر مطالعے کا شاہد ہے ۔

اس کا مقصد تالیف بقول مولف : مطالعے یا لکھنے کی "خوش گوار مشق" نہیں بلکہ "اہل کشمیر کے دکھی دلوں کی تڑپ اور رستے ہوئے ناسوروں کی جلن بانٹنا" ہے ۔ یہ کتاب اردو کے زندانی ادب میں ایک قابل توجہ ، بلکہ ناقابل فراموش اضافہ ہے ۔ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)

زندگانی کی گزرگاہوں میں : ملک نصراللہ خان عزیز (مرتب : اختر حجازی)۔ ناشر : تسنیم پبلی کیشنز ، چوک اردو بازار ، لاہور ۔ صفحات : ۲۰۵ ۔ قیمت : ۵۰ روپے ۔

ملک نصراللہ خان عزیز (۱۸۹۷ - ۱۹۷۶) اپنے عہد کے ممتاز صحافی تھے ۔ ان کا شمار ابوالکلام آزاد ، ظفر علی خان ، چراغ حسن حسرت ، غلام رسول مہر ، عبدالمجید سالک اور مرتضیٰ احمد خاں میکش جیسے اکابر صحافت کی صف میں ہوتا چلا ہے ۔ ایک بااصول انسان اور صاحب عزیمت و کردار صحافی کی حیثیت سے ان کا نام برعظیم کی صحافتی اور ادبی تاریخ میں ہمیشہ ممتاز رہے گا ۔ ایک زمانے میں وہ راجا صاحب محمود آباد کے اخبار ہمدم کے ایڈیٹر مقرر ہوئے ، مگر ان کی تحریریں راجا صاحب کو خوش نہ آئیں ۔ انھوں نے اعتراض کیا کہ میں اپنے اخبار میں اپنے مسلک کے سوا کسی شے کا چھپنا پسند نہیں کرتا ۔ ملک صاحب کا جواب تھا : "بلاشبہ اخبار آپ کا ہے مگر قلم میرا ہے اور میں اس سے وہی کچھ لکھوں گا جس کو صحیح سمجھتا ہوں" ۔ راجا صاحب کے لیے یہ چیز ناقابل برداشت تھی ۔ انھوں نے اس روز کے اخبار کی پوری اشاعت نذر آتش کر دی ۔ ملک صاحب یہ کہہ کر ادارت سے الگ ہو گئے کہ میں قلم کو روپے کے عوض فروخت نہیں کروں گا ۔

ایک زمانے میں ملک صاحب ، مولانا ابوالکلام آزاد کی دعوت "الہلال" کے مداح رہے ، بعد ازاں جماعت اسلامی سے وابستہ ہو گئے ۔ دنیاوی حیثیت میں بھی انھوں نے ایک کامیاب و بامراد زندگی گزاری ۔ اس کا راز کیا تھا ؟ زیر نظر یادداشتوں میں ایک نکتہ توجہ طلب ہے ۔ کہتے ہیں : مجھے والدین کی طرف سے پابندی نماز کی خاص ہدایت تھی ، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی توفیق بخشی ، اور اگر آج